ترجمۃ القرآن

عفوودرگزر اور جاہلوں سے اعراض

قال اللہ تعالیٰ؛ خذالعفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين (الاعراف 199)

ترجمہ؛ عفوودرگزرکواختیار کیجئے۔نیکی کاحکم دیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے۔سورہ حجرآیت 85 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔فاصفح الصفح الجميل ۔کہ اچھے طریقے سے درگزر کیجئے۔ نیز سورۃ النور میں اللہ کا ارشاد گرامی ہے۔ وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم (۲۲) چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے۔ نیز سورۃ آل عمران آیت 134 میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين (اللہ کے متقی بندے) لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مذکورہ آیات اور دیگر متعدد آیات میں اللہ رب العزت نے ایک نہایت اہم اخلاقی ہدایت کا اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے اور یہ ہدایت صرف آپ کی ذات اقدس کیلئے مخصوص نہیں بلکہ امت کے ہرایک فرد کیلئے ہے۔ اور مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول کریم ﷺ کا طرزعمل اور آپ کا اسوہ حسنہ پیش خدمت ہے۔تاکہ ہم اپنے کرداراور اخلاق کا جائزہ لے سکیں کہ کیا واقعۃً ہمارے اندر بھی یہ اخلاقی صفت پائی جاتی ہے یا نہیں؟ حضرت امام نوویؒ نے ریاض الصالحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے۔کہ انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا آپ پر (غزوہ) احد والے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے اس عقبہ والے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو (اسلام کی دعوت کیلئے) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر

(باقی صفحہ 51)

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ الحدیث

آنحضرت ﷺ کا حسن اخلاق

عن عائشة رضى الله عنها قالت؛ ما خير رسول الله ﷺ بين امرين قط الااخذ ايسرهما مالم يكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه فى شىء قط الا ان تنتهك حرمة لله فينتقم الله تعالىٰ (متفق علیہ)

ترجمہ؛حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دوکاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا۔اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور بھاگنے والے تھے۔اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کیلئے کسی معاملہ میں کبھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت کو توڑا (حرام کاموں کا ارتکاب کیا) جارہا ہو۔تو اللہ تعالیٰ کیلئے آپ انتقام لیتے (اس کے مرتکب کو سزادیتے اور مواخذہ فرماتے) (بخاری ومسلم)

قارئین کرام؛ مذکورہ بالا حدیث میں دیگر باتوں کے علاوہ حضوراکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان اخلاق اور کردار کا تذکرہ ہے۔کہ آپ نے کبھی اپنی ذات اور نفس کیلئے انتقام نہیں لیا۔اس کے ساتھ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا بھی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی پامالی آپ کیلئے ناقابل برداشت تھی اور آپ اس کے مرتکب کو ضرور سزادیتے۔آپ کے اس طرزعمل سے اخلاقی حدود کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ اللہ کی حدود کو توڑنے والے کو معاف کردینا حسن اخلاق نہیں بلکہ یہ دینی بے غیرتی ہے۔دنیوی کوتاہیوں سے عفوودرگزر یقیناً حسن اخلاق ہے لیکن دینی کوتاہیوں میں درگزر کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اخلاق وکردار کو اپنانے کی توفیق عطافرمائے۔آمین